رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ
خطبہ نمبر
پاکستان لاہور
الفضل
یوم پنجشنبہ
فی پرچہ ۱؍

جلد ۱ | ۳۰ ماہ اخاء ۱۳۲۶ ہش | ۱۴ ذی الحجہ ۱۳۶۶ھ | ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۳۸

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۹ ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۴½ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو گھٹنے میں تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

خطبہ جمعہ

بڑھنے اور ترقی کرنے کے لئے تبلیغ نہایت ضروری چیز ہے

اپنی تبلیغ کو مذہبی رنگ دو اور اسلام کی اشاعت کے لئے فقیرانہ رنگ اختیار کرو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۱۷؍ اکتوبر ۱۹۴۷ء بمقام مسجد احمدیہ لاہور

مرتبہ۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

زندہ چیز

ہمیشہ بڑھتی ہے اور بے جان چیز اپنی جگہ پر قائم رہتی ہے۔ اور مُردہ چیز گھٹنی شروع ہو جاتی ہے۔ حیوان بڑھتا ہے۔ درخت بڑھتا ہے پتھر اور لوہا اپنی شکل پر قائم رہتا ہے اور بے جان حیوان مُردہ حیوان اور مردہ نباتات یہ چیزیں گھٹنی شروع ہو جاتی ہیں۔ جانور کا جسم تحلیل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور آخر اس کی ہڈیوں کا ایک ڈھانچہ رہ جاتا ہے۔ بڑے سے بڑا پہلوان مرنے کے بعد تحلیل کا زمانہ آجانے کے بعد صرف مشتِ خاک رہ جاتا ہے۔ یا چند سیر ہڈیاں باقی رہ جاتی ہیں۔ بڑے بڑے درختوں سے سوکھ کر چھوٹے ہو جاتے ہیں۔ اتنے چھوٹے کہ وہ پتّے جو سارے درخت کو ڈھانپے ہوتے ہیں سوکھ کر ایک چھوٹے سے بکس میں آجاتے ہیں۔ غرض

زندگی کی علامت

ہے۔ بڑھنا بے جان ہونے کی علامت ہے اپنی جگہ پر کھڑے ہو جانا اور بے جان سے مراد وہ چیز ہے۔ جس میں جان پڑی ہی نہیں ہوتی۔ اور مرنے والی چیز وہ ہے۔ جس میں پہلے جان ہوتی ہے۔ غرض ہر وہ چیز جس میں پہلے جان نہیں ہوتی۔ اور اس لحاظ سے وہ بے جان ہوتی ہے۔ اپنی جگہ پر قائم رہتی ہے اور وہ چیز جس میں پہلے جان ہوتی ہے اور پھر نہیں رہتی۔ وہ گھٹنی شروع ہو جاتی ہے۔ یہ ایک ایسا قانون ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی۔ مگر جس طرح لوگوں کو موت یاد نہیں رہتی اسی طرح انہیں یہ قانون بھی بھولا رہتا ہے۔ ہر قدم پر کمزور افراد اور کمزور قومیں ٹھہرنا چاہتی ہیں۔ وہ ذرا سا حیل کر سانس لینا چاہتی ہیں۔ اور خواہش رکھتی ہیں کہ انہیں آرام کرنے اور سستانے کا موقعہ مل جائے۔ حالانکہ اس دنیا میں سانس لینے کا کوئی موقعہ ہی نہیں جو ٹھہرے گا وہ گریگا۔ جو شخص زندگی کی حرکات کو روک دیگا۔ وہ مریگا۔ اور جو مریگا وہ سڑ یگا پس

ہماری جماعت کو

کو یہ نکتہ کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ انفرادی اعمال ہوں یا قومی اعمال ان میں ہمیشہ آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہاں تک کہ ہر انسان کا عمل اس کے پہلے عمل سے بہتر ہو۔ اگر کسی شخص کی نماز میں کمزوری پائی جاتی ہے تو اسے دوسرے دن اپنی نماز کو بہتر بنانا چاہیئے اور تیسرے دن اس کو اور زیادہ بہتر بنانا چاہیئے۔ اگر کسی کو

دین کی خدمت کا موقعہ

ملے۔ تو اسے کوشش کرنی چاہیئے کہ دوسرے دن اسے اور زیادہ خدمت کا موقعہ ملے۔ اور تیسرے دن اور زیادہ خدمت کرے۔ اگر کسی شخص کو بنی نوع انسان کی خدمت کا موقعہ ملا ہے تو اسے کوشش کرنی چاہیئے کہ دوسرے دن وہ اور زیادہ خدمت کرے۔ اور تیسرے دن پہلے دو دنوں سے بھی زیادہ بنی نوع انسان کی خدمت کرے۔ اگر وہ اس حرکت کو قائم نہیں رکھے گا تو مریگا اور جو مریگا وہ سڑیگا۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ وہ اپنی حالت کو قائم رکھ سکے۔ اسی طرح قومی زندگی اور اخلاق زندگی کا حال ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنے اخلاق کو بڑھاتا رہے ورنہ اس میں وحشت اور درندگی پیدا ہو جائیگی۔ خدا تعالےٰ کی محبت کا بھی یہی حال ہے۔ اگر وہ اس محبت کو نہیں بڑھاتا تو خدا تعالےٰ کے سارے نشانات۔ خدا تعالےٰ کی ساری مہربانیاں اور خدا تعالےٰ کے سارے سلوک دیکھنے کے باوجود اس کے دل میں

خدا تعالےٰ کی محبت

پیدا نہیں ہوگی۔ وہ خدا کا نام بھی لے گا۔ اور اگر وہ نماز پڑھنے والا ہے تو الحمد للہ رب العالمین بھی کہے گا مگر یہ سمجھے گا کہ ساری تعریفیں اس شخص کی ہیں جس نے مجھ پر احسان کئے میرے باپ دادا پر بھی احسان کئے ان کے باپ دادا پر بھی احسان کئے۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔اے۔ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔اے۔ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر دفتر ۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا

طرح میرے رشتہ داروں میرے عزیزوں اور میرے اہل ملک پر احسان کئے بلکہ آدمؑ سے لے کر اب تک دنیا کے ہر انسان پر خواہ وہ کسی حصۂ زمین میں رہنے والا تھا۔ وہ احسانات کرتا چلا آیا ہے۔ مگر باوجود اس کے کہ وہ زبان سے یہی کچھ کہتا ہوگا۔ اس کے دل میں احسان مندی کا اتنا جذبہ بھی پیدا نہیں ہوگا جتنا ایک پیسہ کی مولیاں دینے والے کے متعلق ان کی قلب میں پیدا ہوتا ہے۔ آخر تم میں سے

کون شخص ایسا ہے

جسے کبھی نہ کبھی کوئی تحفہ نہ ملا ہو۔ کبھی تمہارے بھائی بند گھر میں کھچڑی پکاتے ہیں۔ تو تحفہ کے طور پر کچھ کھچڑی تمہیں بھی بھیج دیتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں۔ آج ماش کی روٹی پکائی تھی۔ جو تحفہ کے طور پر بھجوائی جا رہی ہے۔ آج بیسن کی روٹی پکائی تھی۔ جو بھیجی جا رہی ہے۔ یا ہم باہر گئے تھے وہاں سے کچھ ترکاری لائے ہیں۔ ایک گوبھی کا پھول آپ کو بھی بھیجا جا رہا ہے۔ یا ایک سیر مولیاں یا گاجریں بھیجی جا رہی ہیں۔ کبھی اور کچھ نہیں ملتا۔ تو پانچ سات گنڈیریاں ہی بھیج دی جاتی ہیں۔ کہ یہ بچوں کے لئے ہیں۔ جب ان میں سے کوئی چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی تمہیں ملتی ہے۔ تو

تم غور کرو

تمہارے اندر کوئی تغیر ہوتا ہے یا نہیں جب دو چار سنگترے یا دو چار مالٹے یا پانچ دس گنڈیریاں یا سیر بھر مٹر یا دو سیر آلو یا گوبھی کے ایک دو پھول کوئی شخص تمہیں دیتا ہے تو تمہارے دل میں تحفہ دینے والے کے متعلق محبت بھی پیدا ہوتی ہے۔ جذبۂ احسان مندی بھی پیدا ہوتا ہے۔ شکریہ کا احساس بھی پیدا ہوتا ہے۔ خوشی کی ایک لہر بھی تمہارے اندر دوڑ جاتی ہے۔ اور تم ایک چھوٹی سی چھوٹی چیز کی قدر بھی اپنے دل میں محسوس کرتے ہو۔ اب تم یہ بھی سوچو۔ کہ جب تم الحمد للہ رب العلمین کہتے ہو۔ تو کیا اس وقت بھی یہی جذبات تمہارے دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ وہ جذبہ جو دو چار مالٹوں۔ پانچ دس سنگتروں۔ تین چار چقندروں۔ سیر بھر مولیوں یا دو سیر گاجروں سے تمہارے اندر پیدا ہوتا ہے۔ وہ الحمد للہ رب العلمین کہتے وقت تمہارے اندر پیدا نہیں ہوتا۔ حالانکہ تم ان الفاظ کے ذریعہ یہ کہہ رہے ہوتے ہو۔ کہ خدایا

میں اقرار کرتا ہوں

کہ تیرے مجھ پر بہت بڑے احسانات ہیں۔ اور نہ صرف مجھ پر بلکہ میرے باپ دادا پر۔ میرے رشتہ داروں اور عزیزوں پر۔ میرے اہل ملک پر۔ بلکہ دنیا کے ذرہ ذرہ پر تیرے احسانات ہیں پھر اگر تمہیں کسی جگہ پھوڑا نکلتا ہے۔ اور تمہیں

ڈر ہوتا ہے۔ کہ اگر یہ پھوڑا بڑھ گیا۔ تو تم مہینہ بھر کام کے قابل نہیں رہو گے۔ تو اس وقت تم ڈاکٹر کے پاس جاتے ہو۔ جو تمہارا محبت اور پیار سے علاج کرتا ہے۔ بعض دفعہ اس لئے کہ وہ فرض شناس ہوتا ہے اور بعض دفعہ اس لئے کہ تمہارے ساتھ اس کا کوئی تعلق ہوتا ہے۔ جب پندرہ بیس دن کے علاج کے بعد تمہارا پھوڑا اچھا ہو جاتا ہے۔ تو تمہارے دل میں شکر و امتنان کا کوئی جذبہ پیدا ہوتا ہے یا نہیں۔ تمہارے دل میں کوئی حرکت پیدا ہوتی ہے یا نہیں۔ تمہارے

جذبات میں کوئی ہیجان

پیدا ہوتا ہے یا نہیں۔ اگر ہوتا ہے تو کبھی تم نے سوچا کہ پندرہ دن کے علاج کے ذریعہ تمہارے ہاتھ کو ناکارہ ہونے سے بچانے والے ڈاکٹر کے متعلق تو شکر و امتنان کے جذبات تمہارے دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ مگر جب تم

نماز میں

کھڑے ہو کر یہ کہتے ہو۔ کہ الحمد للہ رب العالمین۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ تم اقرار کرتے ہو کہ تمہیں ہاتھ بھی خدا نے دیئے۔ تمہیں پاؤں بھی خدا نے دیئے۔ تمہیں ناک بھی خدا نے دیا۔ تمہیں کان بھی خدا نے دیئے۔ تمہیں آنکھیں بھی خدا نے دیں۔ تمہیں زبان بھی خدا نے دی۔ تو اس خدا کے متعلق تمہارے دل میں کیا احساسات پیدا ہوتے ہیں۔ تم خدا تعالےٰ کی عطا کردہ بیسیوں چیزوں میں سے صرف ایک کو پندرہ دن کے علاج کے ذریعہ بچانے والے ڈاکٹر کے متعلق جو احساس رکھتے ہو۔ کیا وہ احساس یہ ساری چیزیں دینے والے خدا کے متعلق کبھی تمہارے دلوں میں پیدا ہوا۔ اگر نہیں ہوتا۔ تو اس کے صاف معنے یہ ہیں۔ کہ تمہارے دلوں پر زنگ لگ چکا ہے۔ تم اللہ تعالےٰ کے احسانات کو تسلیم کرتے ہو۔ مگر اس کا شکریہ ادا نہیں کرتے۔ تم مُنہ سے الحمد للہ کہتے ہو۔ مگر تمہارے دل الحمد للہ نہیں کہتے تمہارے دماغ الحمد للہ نہیں کہتے۔ اور یہ نتیجہ ہے اس بات کا کہ

زندہ ایمان

ختم ہو گیا۔ اور تم پر یا تو جمود طاری ہو گیا ہے۔ اور یا تم پر موت وارد ہو گئی ہے۔ جمود طاری ہونے کی وجہ سے تم اپنی جگہ پر کھڑے رہو گے۔ اور موت طاری ہونے کی وجہ سے تم میں تحلیل شروع ہو جائیگی۔ اسی طرح

علم کا حال

ہے۔ علم پڑھانے والا انسان جو روزانہ اپنے علم کو استعمال کرتا ہے۔ اس کا اور حال ہوتا ہے۔ اور جو شخص پانچ سات سال تک دوسروں کو پڑھانے سے محروم رہے۔ اس کا علم بعض دفعہ اتنا بھی نہیں رہتا۔ جتنا اس

کے شاگردوں کو ہوتا ہے۔ کیونکہ پہلے اس کا علم ٹھیر ارہا۔ اور پھر اس پر موت وارد ہو گئی۔ یہی حال

جماعتی نظام

کا بھی ہوتا ہے۔ اگر کوئی جماعت اپنے نظام میں زیادہ سے زیادہ نہیں بڑھتی۔ تو آخر اس پر جمود طاری ہو جاتا ہے۔ اور اس کے بعد اس پر موت وارد ہو جاتی ہے۔ الٰہی سلسلے بڑھنے اور ترقی کرنے کے سلسلہ میں تبلیغ ایک ایسی چیز ہے جو بہت بڑی اہمیت رکھتی ہے۔

قرآن کریم نے

بڑی وضاحت سے کہا ہے کہ سارے مسلمانوں کو تبلیغ کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتؤمنون باللہ (آل عمران ع۱۲) تم سب سے بہتر امت ہو۔ جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہو۔ اور اس خیر امت ہونے کی وجہ یہی کہ تم لوگوں کو تبلیغ کرتے ہو۔ امر بالمعروف کرتے ہو۔ اور بری باتوں سے روکتے ہو۔ گویا مسلمانوں کے سب سے اچھے ہونے کے معنے یہی ہیں۔ کہ وہ سب دنیا کو تبلیغ کرتے ہیں۔ اچھی باتوں کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں۔ اور بری باتوں سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ یعنی ان باتوں کی تعلیم دیتے ہیں۔ جو قرآنی نقطہ نگاہ سے پسندیدہ ہیں اور ان باتوں سے روکتے ہیں جو قرآنی نقطہ نگاہ سے ناپسندیدہ ہیں۔ یہ تین چیزیں ہیں جو ہمیں

خیر امۃ

بناتی ہیں مگر ہم شرطی جملہ میں سے صرف ایک بات لے لیتے ہیں۔ اور دوسرے کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ یا یوں کہو کہ ہم جزا کو لے لیتے ہیں۔ اور شرائط کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ ہماری حالت بالکل اس شخص کی سی ہے۔ جسے کہا تو یہ جاتا ہے۔ کہ کام کرو تو تمہیں مزدوری ملے گی۔ مگر وہ کام کرتا نہیں اور مزدوری کا مطالبہ شروع کر دیتا ہے۔ ہم بھی اپنے آپ کو خیر امت کہتے ہیں۔ مگر تین باتیں جو قرآن کریم نے بتائی ہیں۔ ان پر عمل نہیں کرتے۔ گویا

ہماری مثال

اس بے وقوف نوجوان کی سی ہے۔ جس کا باپ مر گیا۔ تو اسے اور اس کی ماں کو فاقے آنے شروع ہو گئے۔ ایک دن اس کی ماں نے اسے کہا کہ بیٹا باہر جاؤ اور کماؤ یہ حالت آخر کب تک رہے گی۔ جب وہ تیار ہو کر باہر جانے لگا۔ تو ماں نے اسے کہا۔ دیکھنا بیٹا اپنی ساری تنخواہ مجھے بھیج دینا۔ اس نے کہا اگر میں ساری تنخواہ بھیج دوں گا۔ تو خود کیا کروں گا۔ ماں نے کہا ملازمین کو وقتاً فوقتاً انعامات بھی ملا کرتے ہیں۔

تم ان انعاموں کی رقوم سے گزارہ کر لیا کرنا۔ اس نے کہا۔ مجھے کیا معلوم کہ انعام کس طرح ملا کرتا ہے۔ ماں نے کہا اگر اچھی طرح کام کرو گے تو تمہیں ضرور انعام ملیگا۔ اور اگر نہ ملے تو جب تم دیکھو کہ

تمہارا آقا خوش ہے

تو اس وقت اس سے خود بھی انعام مانگ لیا کرنا۔ بیٹے نے کہا مجھے یہ کس طرح پتہ لگے گا۔ کہ اس وقت میرا آقا خوش ہے۔ ماں نے کہا۔ جب آقا کسی بات پر ہنس پڑے تو تم سمجھ لینا کہ وہ خوش ہے۔

یہ تعلیم لے کر

وہ گھر سے نکل کھڑا ہوا۔ اور کہیں جا کر ملازم ہو گیا۔ ایک دفعہ اس کا آقا کسی سفر کے لئے گیا۔ تو اس لڑکے کو بھی اس نے اپنے ساتھ لے لیا۔ راستہ میں ایک جگہ ٹھیرے۔ تو رات کو کچھ دیر جاگنے کے بعد آقا نے کہا کہ دیا گل کر دو۔ کیونکہ روشنی میں مجھے نیند نہیں آتی۔ لڑکے نے کہا حضور آپ کو روشنی میں نیند نہیں آتی۔ اور مجھے اندھیرے میں نیند نہیں آتی۔ آپ اپنے سر پر لحاف ڈال لیں۔ تو دونوں کا کام بن جائیگا۔ آپ کے لئے اندھیرا ہو جائیگا۔ اور میرے لئے روشنی رہے گی۔ ایک لڑکے کی زبان سے یہ جواب سنکر آقا نے مزید کچھ کہنا مناسب نہ سمجھا۔ اور سر پر لحاف ڈال کر لیٹ رہا۔ تھوڑی دیر گزری تو بارش شروع ہو گئی۔

کچھ وقفہ کے بعد

اس نے یہ پتہ لگانا چاہا۔ کہ بارش ابھی تک برس رہی ہے یا تھم چکی ہے۔ کیونکہ صبح اس نے سفر پر جانا تھا۔ چنانچہ اس نے لڑکے سے کہا۔ ذرا دیکھنا تو سہی بارش ہو رہی ہے یا رک گئی ہے۔ لڑکے نے کہا حضور بارش ہو رہی ہے۔ آقا نے کہا تمہیں کس طرح پتہ لگا۔ اس نے کہا۔ ابھی ایک بلی میرے سرہانے کے پاس سے گذری تھی۔ میں نے اسے ہاتھ لگایا۔ تو وہ گیلی تھی۔ جس سے میں سمجھتا ہوں۔ کہ بارش ہو رہی ہے۔ پھر آقا نے کچھ دیر کے بعد کہا۔ ٹھنڈی ہوا آ رہی ہے۔ ذرا اٹھ کر دروازہ بند کر دو۔ لڑکے نے جواب دیا حضور دو کام میں نے کر دیئے اب ایک کام آپ کر لیں۔ آقا یہ جواب سن کر ہنس پڑا اس پر وہ جھٹ کھڑا ہو گیا۔ اور آقا سے کہنے لگا مجھے انعام دیجئے کیونکہ میری ماں نے کہا تھا کہ جب

آقا خوش ہو تو اس سے انعام مانگ لیا کرنا۔ یہ کہانی کتنی ہی دفعہ ہماری مجلس میں سنائی گئی ہو گی۔ میں نے خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ کہانی سنی۔ لیکن ہم باربار یہ کہانی سننے کے باوجود پھر بھی اس لڑکے کی حماقت پر ہنس پڑتے ہیں۔ مگر کیا یہی حال ہمارا نہیں۔ کیا قرآن کریم نے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر۔ وتومنون باللّٰہ ولو اٰمن اھل الکتاب لکان خیراً لھم۔ منھم المومنون واکثرھم الفاسقون (آل عمران ع۱۲) میں یہ صراحت نہیں کی۔ کہ تم خیر امت تب ہو۔ جب

یہ تین چیزیں

تمہارے اندر پائی جائیں۔ مگر ہم تبلیغ اسلام کرتے نہیں۔ اور ہم لوگوں کو نیک باتوں کی تلقین نہیں کرتے۔ اور ہم انہیں بُری باتوں سے روکتے نہیں۔ ہم اللہ تعالےٰ پر ایمان کامل کا ثبوت نہیں دیتے۔ لیکن جب کوئی ہم سے پوچھے۔ تو ہم بڑے جوش سے کہتے ہیں۔ کہ ہم خیر امت ہیں۔ حالانکہ جس کام کے صلہ میں ہمیں خیر امت کہا گیا تھا وہ کام ہم کرتے نہیں قرآن کریم نے ہم کو صراحتاً بتایا تھا۔ کہ ہماری طرف سے تم کو یہ مزدوری یا یہ انعام اس لئے ملے گا۔ اور تم اس لئے دوسری قوموں سے بہتر قرار دیئے جاؤ گے کہ تم تین کام کرو گے مگر ہم نتیجہ اپنی طرف منسوب کر لیتے ہیں۔ اور شرط کو بھول جاتے ہیں۔ پس ہماری جماعت کو اپنے اندر تبدیلی پیدا کر کے تبلیغ کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ کرنی چاہیئے۔ اور

تبلیغ ایسی ہونی چاہیئے

جو اندرونی بھی ہو اور بیرونی بھی۔ تم میں سے ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اپنے ہمسایہ کو اچھی باتوں کی نصیحت کرے۔ اور بُری باتوں سے روکے۔ تم میں سے ہر شخص کا فرض ہے۔ کہ اگر تمہارا قریبی ہمسایہ یا تمہارا دُور کا ہمسایہ اسلام میں داخل نہیں۔ تو اس کے سامنے اسلام پیش کرے۔ پھر صرف ہمسایوں پر ہی بس نہیں اپنے تمام دوستوں اور عزیزوں اور رشتہ داروں تک اسلام کا پیغام پہنچاؤ اپنے اہل ملک کو

اسلام کی تعلیم

سے آگاہ کرو۔ اور کوشش کرو۔ کہ دنیا کے ہر فرد تک تم اسلام کا پیغام پہنچا دو۔ اگر مسلمان اس نصیحت پر عمل کرتے۔ تو آج نہ کوئی سکھ نظر آتا نہ ہندو۔ نہ فساد ہوتے نہ لڑائیاں۔ نہ ہندوستان کی تقسیم ہوتی۔ اور نہ یہ جھگڑے پیدا ہوتے۔ بلکہ

سارا ہندوستان ہی پاکستان

بنا ہوا ہوتا۔ لوگ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہمیں اب تک اس کا خیال نہیں آیا۔ مگر اب جو مسلمانوں پر اتنا وبال آیا ہے۔ کیا اس کے دیکھنے کے بعد بھی ابھی وہ وقت نہیں آیا۔ کہ مسلمانوں کی آنکھیں کھلیں۔ اور وہ سمجھیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے خیر امت کے لئے تین شرطیں بیان کی ہیں۔ جب یہ تین شرطیں ہم پوری کریں گے۔ تب ہی خیر امت کہلائیں گے ورنہ نہیں۔

قرآن کریم میں

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ جب خرچ کرنے کا وقت آتا ہے۔ تو وہ اچھی چیزیں چھپا لیتے ہیں۔ اور بُری چیزیں دے دیتے ہیں اس بخیل آقا کی طرح جس کے پاس پھل آتا ہے۔ تو وہ سڑا ہوا اور ردی پھل چن کر اپنے نوکر کو بلاتا۔ اور اسے پچکار کر کہتا ہے۔ کہ تم یہ پھل کھا لو۔ اور سمجھتا ہے کہ اس نے حاتم طائی کی قبر پر لات ماردی ہے۔ حالانکہ اصل بات صرف اتنی ہوتی ہے کہ وہ پھل اس نے پاخانہ میں نہ پھینکا اپنے نوکر کو دے دیا۔ مگر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ تمہیں

اعلےٰ درجہ کی نیکی

کا مقام کبھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب تک تم خدا تعالےٰ کے لئے وہ چیز خرچ نہ کرو جس سے تم محبت اور پیار رکھتے ہو دیکھو یہ بات انسانی فطرت میں داخل ہے۔ کہ وہ اچھی چیز کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔ اور

بُری چیز

کو پھینک دیتا ہے۔ اگر ہم دنیا کی ساری قوموں سے اچھے ہو جائیں۔ تو کیا ہم خیال بھی کر سکتے ہیں۔ کہ ہم تو اپنی اچھی چیز کو بچا لیا کرتے ہیں مگر ہمارا خدا نعوذ باللّٰہ اتنا بے وقوف ہے۔ کہ وہ اپنی اچھی سے اچھی چیز کو فنا کر دے گا۔ اگر ہم خیر امت ہو جائیں گے۔ تو یقیناً ہمارا خدا ہمیں کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ کیونکہ کوئی آقا اپنا اچھا مال ضائع نہیں کیا کرتا۔

پس اپنے اندر

تبدیلی پیدا کرو

اور تبلیغ پر زور دو۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ خدا تعالےٰ کی نصرت تھوڑوں کو بھی حاصل ہوتی ہے اور بہتوں کو بھی۔ وہ خود فرماتا ہے کہ من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃً کثیرۃ باذن اللّٰہ کتنی ہی چھوٹی چھوٹی جماعتیں ہوتی ہیں جو

اللہ تعالےٰ کے فضل کے ماتحت

بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آجایا کرتی ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی اللہ تعالےٰ کا یہ بھی قانون ہے۔ کہ جب کوئی جماعت چھوٹی ہو تو اسے اپنی تعداد بڑھانے کے لئے ان لوگوں تک پہنچنا چاہیئے۔ جو اس جماعت میں شامل ہونے سے محروم ہوں۔ اگر قرآن ساری دنیا کے لئے آیا ہے۔ تو پھر قرآن ایک امانت ہے جس میں کچھ میرا حصہ ہے۔ کچھ میرے ہمسایہ کا ہے۔ کچھ عیسائی ہمسایہ کا ہے کچھ ہندو ہمسایہ کا ہے۔ اگر ہم نے قرآن اپنے گھر میں رکھ لیا ہے۔ اور ہم محض اس بات پر خوش ہو گئے ہیں کہ ہمارے گھر میں قرآن آگیا۔ مگر ہم ایک عیسائی ایک ہندو اور ایک سکھ کا حصہ ادا نہیں کر دیتے تو خدا تعالےٰ کے سامنے کیا منہ لے کر جائیں گے۔ اور کیا ہم اس کا حصہ ادا نہ کرنے کی وجہ سے غدار اور بد دیانت کہلائیں گے یا نہیں کہلائیں گے۔ پس اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو اپنے آپ کو

سچا مومن بناؤ

تا جلد سے جلد وہ امانت ادا ہو سکے۔ جس کا ادا کرنا خدا تعالےٰ نے ہمارے ذمہ رکھا ہوا ہے ہم اسلام کا وہ حصہ جو ہندوؤں اور سکھوں اور دوسری تمام غیر اقوام کے لئے آیا ہے ان تک پہنچا دیں۔ تو پھر ان سے لڑائی کے کوئی معنے نہیں رہ سکتے۔ وہ ہمارے بھائی بن جائیں گے اور نہ صرف ہمارا حق ہم کو دیں گے۔ بلکہ جوش محبت اور اخلاص میں اپنا حق بھی ہمیں دینے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔

میں نے جماعت کے سامنے یہ تجویز رکھی تھی کہ ہر شخص پندرہ پندرہ دن تبلیغ کے لئے وقف کرے۔ اور میں نے کہا تھا کہ جو لوگ اس غرض کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں۔ وہ بغیر اس کے لئے اسی طرح تبلیغ کے لئے نکل کھڑے ہوں جیسے حضرت مسیحؑ نے اپنے حواریوں کو کہا تھا "نہ سونا اپنے کمربند میں رکھنا نہ چاندی نہ پیسے۔ راستہ کے لئے نہ جھولی لینا نہ دو دو کرتے نہ جوتیاں نہ لاٹھی۔ کیونکہ مزدور اپنی خوراک کا حقدار ہے" (متی باب ۱۰ آیت ۹ و ۱۰)

درحقیقت اس میں

تبلیغ کا صحیح راستہ

بتایا گیا ہے۔ جو شخص تبلیغ میں بھی امارت کو اپنے ساتھ رکھتا ہے وہ مبلغ نہیں بلکہ ایک ہنسنے والا ہے۔ مبلغ وہی ہے جو خالی ہاتھ جائے اور اخلاص کے جذبات کے ساتھ جائے۔ اگر اس کے پاس کوئی پیسہ نہیں ہو گا۔ تو لازماً اسے روٹی کھانے کے لئے دوسروں کے پاس جانا پڑے گا۔ اور جب وہ کسی دوسرے شخص کے پاس اس غرض کے لئے جانے پر مجبور ہو گا کہ روٹی کھائے تو لازماً ہر غریب سے غریب انسان کے پاس وہ

ایک بھائی کے طور پر

جائے گا۔ اور ایک بھائی کے طور پر اس سے تعلق رکھے گا۔ وہ غریب کی دلشکنی نہیں کرے گا۔ وہ ان سے تعلقات رکھنے پر ناک بھوں نہیں چڑھائے گا۔ وہ خود بھی خالی ہاتھ ہو گا۔ اور ان لوگوں سے ملنے میں بھی وہ کوئی عار محسوس نہیں کرے گا۔ وہ امارت سے تہی دست ہو گا۔ پس مال کو گھر میں چھوڑ کر تبلیغ کے لئے نکلنا ایک نہایت ہی

اعلےٰ درجہ کا تبلیغی ذریعہ

ہے۔ جب اس کا مال اس کے گھر میں ہو گا۔ اور وہ دوسری طرف وہ پندرہ دن کے لئے تبلیغ کے لئے باہر جائے

غریب پناہ گزینوں کے لئے گرم کپڑے اور بستر

غرباء کے لئے گرم کپڑوں اور بستروں کی فوری ضرورت کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد دوستوں کے پاس پہنچ چکا ہے۔ اگر کسی دوست کے پاس فالتو کپڑے نہ ہوں تو وہ کپڑوں اور بستر کے لئے نقد روپیہ بھی بھیجکر اس کار خیر میں شامل ہو سکتے ہیں احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس کام میں تاخیر نہ کریں ؛

تب اس میں اخوت کے وہ جذبات پیدا ہوں گے۔ جو امیر اور غریب کے تفاوت کو بالکل دور کر دیتے ہیں اور ہر دیکھنے والا ایسے شخص کو دیکھ کر یہی کہے گا کہ یہ ہمارا اپنا بھائی ہے۔ جو ہمارے ساتھ مل جل کر رہتا ہے کوئی الگ چیز نہیں۔ پس میں ایک دفعہ پھر جماعت میں

اعلان کرتا ہوں

کہ تمام جماعتیں اپنے اپنے افراد سے تبلیغ کے لئے پندرہ پندرہ دن لیں۔ مگر شرط یہی ہو گی کہ جیسے حضرت مسیح علیہ السلام نے کہا کہ تیرا جیب میں کوئی پیسہ ہو اسی طرح ان کی جیب میں کوئی پیسہ نہ ہو۔ وہ جس جگہ تبلیغ کے لئے جائیں۔ اسی جگہ کے رہنے والوں سے کھانا کھائیں اور انہیں تبلیغ کریں اور اگر کسی گاؤں یا شہر والے کھانا نہ پوچھیں تو حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں وہ شہر ناپاک ہے۔ تو دوسرے گاؤں میں چلا جا اور اس شہر سے باہر نکلتے وقت اپنے پاؤں کی گرد تک جھاڑ دے (متی باب ۱۰ آیت ۱۴)

یہ سچا ذریعہ تبلیغ کا ہے اور یہی طریق ہے

جس پر عمل کرنے کی وجہ سے آج بھی عیسائیوں میں تبلیغ کا جو جوش پایا جاتا ہے وہ مسلمانوں میں نہیں۔ حالانکہ وہ جھوٹے ہیں اور مسلمان سچے یہ تفاوت اس لئے ہے کہ مسلمانوں نے کنتم خیر امة اخرجت للناس کے حکم کو بھلا دیا لیکن عیسائیوں نے ... منظم طریق پر تبلیغ کی کوشش ... ہے۔ بدھ مذہب کا بھی یہی حال تھا ... ہندوستان میں انہوں نے اپنا ... رکھا تھا۔ پھر ہندوؤں نے انہیں ... مارنا شروع کر دیا جس طرح آج مشرقی پنجاب میں ... کو مارا گیا ہے نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ... ہندوستان سے چین اور جاپان چلے گئے اور ان ممالک میں بدھ مذہب پھیل گیا ... عیسائی مذہب دنیا میں پھیل سکتا ہے ... بدھ مذہب دنیا میں پھیل سکتا ہے تو اسلام جو بہت سی خوبیاں اپنے اندر رکھتا ہے اور جو تمام مذاہب سے زیادہ ... اور حسین ہے وہ کیوں پھیل نہیں سکتا۔

ضرورت اس امر کی ہے

... اسلام کی اشاعت کے لئے صحیح ذرائع ... کام لیا جائے۔ اگر تم اسلام کی اشاعت صرف کالجوں اور مدرسوں کے ذریعہ کرو گے۔ تو یہ ایک مذہب نہیں ... سوسائٹی ہو گی اور سوسائٹی میں صرف چند آدمی داخل ہوا کرتے ہیں۔ ساری دنیا داخل نہیں ہوا کرتی۔ لیکن اگر تم اپنی تبلیغ کو مذہبی رنگ دے دو۔ تو پھر جوق در جوق تمام دنیا کے لوگ اسلام میں داخل ہونے لگ جائیں گے۔ پس اپنی تبلیغ کو

مذہبی رنگ

دو۔ اور اسلام کی اشاعت کے لئے فقیرانہ رنگ اختیار کرو۔ پھر دیکھو کہ تمہاری تبلیغ کس سرعت اور تیزی کے ساتھ دنیا میں پھیلتی چلی جاتی ہے۔

خطبہ ثانی میں حضور نے فرمایا۔

چونکہ مسجد میں جگہ تنگ ہے۔ اور لوگ زیادہ تعداد میں آئے ہوئے ہیں۔ اسلئے منتظمین کو چاہیئے

کہ وہ آئندہ خطبہ کا کسی اور جگہ انتظام کریں جو موجودہ جگہ سے زیادہ فراخ اور وسیع ہو۔ مردوں کے علاوہ عورتوں کو بھی شکایت ہے۔ کہ وہ جگہ کی تنگی کی وجہ سے خطبہ سننے کے لئے نہیں آ سکتیں۔ یہ یقینی بات ہے۔ کہ جب تک عورتوں کی اصلاح نہ ہو۔ آئندہ نسل کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کسی وسیع جگہ کا جمعہ کے لئے انتظام کرنا چاہیئے۔ تاکہ تمام عورتیں بھی شامل ہو سکیں اور مرد بھی۔ اس مسجد میں عورتوں کے لئے جو جگہ ہے۔ اس سے پندرہ بیس گنا زیادہ جگہ صرف عورتوں کے لئے چاہیئے اور مردوں کے لئے بھی موجودہ جگہ سے کم از کم دوگنی جگہ ہونی چاہیئے۔ پس آئندہ خطبہ جمعہ کا کسی کھلی جگہ انتظام کیا جائے۔ کیونکہ بہت سے لوگ جمعہ سننے سے محروم رہتے ہیں۔ اور یہ مناسب نہیں ہے۔

ضرورت کتب

سلسلہ کی ضروریات کے لئے ہندی اور سنسکرت کتب کی ضرورت ہے جن دوستوں کے پاس ایسی کتب ہوں اور وہ دینا چاہیں۔ وہ مندرجہ ذیل پتہ پر بھیج کر ممنون فرما دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(چوہدری) عبدالواحد بی اے بلیجر کرشن ریلیشن

دفتر اخبار الفضل میکلیگن روڈ

محمد اسمعیل واقف زندگی کہاں ہیں؟

معلوم ہوا ہے کہ محمد اسمٰعیل صاحب کاتب واقف زندگی قادیان سے آ چکے ہیں لیکن انہوں نے دفتر میں کوئی اطلاع نہیں دی وہ جہاں پر بھی ہوں فوراً اپنے پتے سے اطلاع دیں اور جتنی جلدی ہو سکے لاہور پہنچ جائیں۔ (ناظر آبادی)

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

قرآن مجید میں لفظ یوم کا استعمال

(مرتبہ خورشید احمد)

لاہور ۲۸ اخاء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آج بعد نماز مغرب مجلس میں تشریف فرما ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔ حضور کے ارشادات کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے

قرآن مجید اور لفظ یوم

ایک دوست نے استفسار کیا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تعرج الملئكة والروح اليه في يوم كان مقداره خمسين الف سنة (معارج) اس آیت میں خمسین الف سنة سے کیا مراد ہے؟ حضور نے فرمایا قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ایک دن ہزار سال کا بھی بیان فرمایا ہے۔ پچاس ہزار سال کا بھی بیان فرمایا ہے۔ اور بعض جگہ ایک دن سے مراد چوبیس ۲۴ گھنٹوں والا دن بھی ہے۔ درحقیقت یوم کا لفظ قرآن مجید میں مختلف زمانوں پر دلالت کرتا ہے اور یہ سوال کہ کیوں یوم کے لفظ سے الگ الگ وقت اور عرصہ مراد ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ پیمانے ہمیشہ چیزوں کی قیمت کے لحاظ سے ہوتے ہیں۔ مثلاً سونے کا پیمانہ رتی ہے۔ دودھ وغیرہ کے لئے سیروں کا اور غلے کے لئے منوں کا پیمانہ استعمال ہوتا ہے۔ پھر پانی کے لئے گیلن کا اور بعض اور بھاری چیزوں کے لئے ٹن کا پیمانہ استعمال ہوتا ہے۔ اب ایک ہی انسان ہوتا ہے وہ مختلف چیزوں کے لئے مختلف پیمانے استعمال کرتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے کلام میں بھی یوم کا لفظ مختلف زمانوں کے لئے مختلف معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ بعض نادان غلطی سے اس امر پر اصرار کرتے تھے۔ کہ قرآن میں یوم سے مراد ہمارا چوبیس گھنٹوں والا دن ہی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بعض مقامات پر تشریح کر دی ہے کہ دن سے ہماری کیا مراد ہے۔ ان تشریحات کے بعد ہمارا یہ حق نہیں کہ ہم یوم سے چوبیس گھنٹوں کا دن ہی مراد لیں۔ چونکہ یہ بھی ضروری نہیں کہ مثال میں ساری باتیں ہی آ جائیں۔ اس لئے جب ہم کو یہ معلوم ہو گیا کہ کلام الہٰی میں یوم سے مراد مختلف وقت اور زمانے ہو سکتے ہیں تو اب ہم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی مثالوں پر قیاس کر کے کہہ سکتے ہیں کہ ممکن ہے کہ یوم سے مراد بعض دیگر مقامات پر ایسے وقت اور زمانے بھی ہوں۔ جن کی تشریح اللہ تعالیٰ نے نہیں کی جب اللہ تعالیٰ نے کوئی حد بندی نہیں کی تو ہم کیونکر حد بندی کر سکتے ہیں۔ جب انسان کو یہ حق ہے کہ وہ مختلف پیمانے استعمال کرے تو آخر اللہ تعالیٰ کو یہ حق کیوں نہیں ہے؟

بات اصل میں یہ ہے کہ یوم عربی زبان میں وقت کو کہتے ہیں۔ چونکہ انسان وقت کا اندازہ رات اور دن سے لگاتا ہے۔ اس لئے یوم سے مراد چوبیس گھنٹوں کا دن ہونے لگ پڑا۔ اب چونکہ وقت کے اندازے کے لئے گھڑیاں نکل آئی ہیں۔ اس لئے اب ہم ایک منٹ بلکہ سیکنڈ کو بھی یوم کہہ سکتے ہیں۔ اسی طرح ایک سال دو سال بلکہ ہزار سال کو بھی دنیا کے بعض ادوار کے لحاظ سے یوم کہہ سکتے ہیں۔ باقی رہا یہ سوال کہ پچاس ہزار سال کے یوم سے اللہ تعالیٰ کی کیا مراد ہے۔ سو اس کا ایک جواب تو حدیثوں میں موجود ہے۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا ہو گا اور آج کل کے سائنسدانوں میں سے جو حساب دان طبقہ ہے۔ اس کا اندازہ بھی یہی ہے۔ کہ تقریباً پچاس ہزار سال کے بعد دنیا چکر لگاتی ہوئی ایک ایسی جگہ پہنچ جاتی ہے جہاں پر گرمی کی شدت کی وجہ سے وہ قائم ہی نہیں رہ سکتی۔ اب اگر اس مدت کو قمری لحاظ سے دیکھا جائے۔ تو یہ تقریباً پچاس ہزار سال کا عرصہ ہی بنتا ہے۔ کیونکہ قمری لحاظ سے ہر ۳۶ سال کے بعد ایک سال بڑھ جاتا ہے۔ لیکن یہ تو ایک معنے ہیں ضروری نہیں کہ اس جگہ یہی مراد ہو اس سے کچھ اور بھی مراد ہو سکتا ہے۔

یدعون لک ابدال الشام کا الہام

حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "یدعون لک ابدال الشام" کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ایک دوست نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتلاؤں والے الہامات کے ساتھ ہی اس الہام کا بھی ذکر ہے

حضور نے فرمایا یہ الہام پہلے ہی میرے مدنظر ہے یہاں کے حالات مخدوش ہیں۔ ممکن ہے کہ کسی وقت ہم میں سے ایک حصہ کو شام جانا ہی پڑے اس الہام کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ ابدال الشام ہمارے لئے خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ دوسرا یہ بھی مفہوم ہو سکتا ہے کہ ابدال الشام ہمیں بلاتے ہیں۔

اسی سلسلے میں حضور نے فرمایا۔ لیکن اس کے

یہ معنے نہیں کہ ہمیں ہمت چھوڑ کر بیٹھ جانا چاہیئے مومن کبھی بزدل نہیں ہوتا اور وہ آخر دم تک ہمت نہیں ہارتا۔ کیونکہ کیا پتہ کہ اللہ تعالےٰ کا فضل کب نازل ہو جائے۔ پس موت کے لمحہ تک بھی مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ اور موت کے بعد تو مومن کے لئے مایوسی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

ہاں مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان حالات کو دیکھ کر زیادہ سے زیادہ قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔

اس سلسلے میں حضور نے لاہور کی جماعت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ میرے اندازے کے مطابق صرف لاہور کی جماعت کی ماہوار آمدنی ایک لاکھ روپیہ ہے۔ اگر یہ جماعت میری تحریک کے مطابق پچاس فیصدی چندہ دے۔ تو پچاس ہزار روپیہ ماہوار چندہ صرف اس جماعت کا ہوتا ہے لیکن مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ اکتوبر کے مہینہ میں اس جماعت کا چندہ صرف سات آٹھ سو کے قریب ہے۔ حالانکہ اتنا چندہ لاہور کے ایک محلے کا بھی نہیں بلکہ صرف ایک دو افراد کا ہونا چاہیئے تھا اور پانچ چھ سو روپیہ روزانہ تو آج کل ... صرف ان لوگوں کی خوراک پر خرچ ہو رہا ہے جو باہر سے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ مشرقی پنجاب میں جو مصیبت آئی وہ تو ایک نئی چیز تھی۔ لیکن مغربی پنجاب والوں کے سامنے تو دنیوی اموال کی بے ثباتی کی ایک مثال موجود ہے گو ہماری دعا یہی ہے

کہ اللہ تعالےٰ اس علاقے کو محفوظ رکھے۔ لیکن اگر یہاں بھی مصیبت آئی تو یاد رکھو کہ اللہ تعالےٰ تمہیں کبھی معاف نہیں کرے گا۔ کیونکہ تمہارے سامنے تو اشارہ موجود ہے۔ لیکن پھر بھی تم نے اس سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ عجیب بات یہ ہے کہ اب بھی مشرقی پنجاب میں اور ہندوستان کے مختلف علاقوں میں تو ایسی مثالیں موجود ہیں کہ لوگوں نے پچاس فیصدی چندہ دینا شروع کر دیا ہے۔ اور بعض عورتوں نے اپنے زیورات تک پیش کر دئے ہیں۔ لیکن مغربی پنجاب میں اس قسم کی بیداری نظر نہیں آتی

اس سلسلے میں حضور نے فرمایا میرے نزدیک اگر صرف پانچ سات شہر ہی مثلاً لاہور کراچی حیدرآباد راولپنڈی۔ سیالکوٹ حیدرآباد۔ سکندرآباد ایسٹ افریقہ وغیرہ اپنی ذمہ داری کو ادا کریں تو وہ ساری جماعت کا بوجھ اٹھا سکتے ہیں اور باقی جماعت کے چندوں سے ایک ریزرو فنڈ قائم کیا جا سکتا ہے۔

اس سلسلے میں حضور نے مقامی جماعت کے عہدیداروں اور سیکرٹریان مال کو ارشاد فرمایا کہ کسی دن وہ اپنا ریکارڈ لائیں اور مجھے بتائیں کہ یہاں کے افراد کی آمدنیوں کی تشخیص کیا ہے اور آیا اس کے مطابق چندے وصول ہو رہے ہیں یا نہیں۔ تا اگر مجھے کوئی غلط فہمی ہے تو وہ رفع ہو جائے اور اگر جماعت کی غلطی ہے تو وہ ظاہر ہو جائے۔ اور وہ اسے دور کرنے کی کوشش کرے۔

حکومت پاکستان بیان جاری کریگی

کراچی ۲۸ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کشمیر کے انڈین یونین میں شامل ہو جانے کے متعلق پاکستان گورنمنٹ کی وزارت امور خارجہ بیان جاری کرے گی۔ آج صبح وزراء کی جو کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس میں صرف مسئلہ کشمیر ہی زیر بحث رہا ہے۔

جوناگڑھ میں عارضی حکومت کی پسپائی

راجکوٹ ۲۹ر اکتوبر۔ ریاست کی طرف سے ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ جوناگڑھ کی عارضی حکومت نے جن ۱۲ دیہات پر قبضہ کیا تھا ریاستی افواج کا ان پر دوبارہ قبضہ ہو گیا ہے نواب جوناگڑھ نے راجہ دھرنگدھرا کے نام ایک خط میں ریاست کے پاکستان میں شمولیت کے فیصلے کو صحیح قرار دیتے ہوئے کہا ہے۔ کہ اس سے کاٹھیاواڑ کی وحدت پر کوئی اثر نہیں پڑیگا۔

برما کے انتقال اقتدار کی رسم ۶ر جنوری کو ہوگی
اس کے بعد ایک فوجی مشن برما بھیجا جائیگا

کراچی ۲۸ر اکتوبر۔ برما کے ڈپٹی وزیر اعظم نے ایک ملاقات میں بتایا۔ کہ ۶ر جنوری کو انتقال اقتدار کے بعد بحری۔ بری اور ہوائی عساکر کے افسران پر مشتمل ایک برطانوی فوجی مشن برما میں بھیجا جائے گا۔ جو برما کے دفاعی انتظامات کے متعلق مشورے بہم پہنچائے گا۔ آپ نے بتایا۔ کہ انتقال اقتدار کے بعد برطانوی افواج کا برما سے تخلیہ شروع ہو جائے گا۔ کچھ انگریز افسر اور سپاہی کچھ عرصہ کے لئے مشیر کی حیثیت سے ٹھہرائے جائیں گے۔

پنجاب پراونشل مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کیلئے چودھری نذیر خان کی تحریکات

لاہور ۲۸ر اکتوبر۔ پاکستان آئین ساز اسمبلی کے رکن چودھری نذیر احمد خان ایڈووکیٹ نے پنجاب پراونشل مسلم لیگ کونسل کے نومبر میں منعقد ہونے والے اجلاس میں حسب ذیل تحریکیں پیش کی ہیں۔ حکومت مغربی پنجاب سے درخواست کی جائے۔ کہ (۱) جلسوں اور جلوسوں سے پابندیاں اٹھائی جائیں (۲) سرحدی علاقوں میں رہنے والے لوگوں کو عام اسلحہ دیا جائے۔ اور صوبے میں اسلحہ کی فروخت کے لئے دکانیں مقرر کی جائیں (۳) سرکاری اور تعلیمی اداروں میں انگریزی کی بجائے اردو کو رائج کیا جائے۔ وغیرہ وغیرہ

تندرست نوجوانوں کے لئے فوجی تعلیم لازمی کر دی جائے۔ لڑکیوں کو بھی سکولوں اور کالجوں میں فوجی تعلیم دی جائے عوام میں شہری شعور پیدا کرنے کے لئے حکومت سے ایک علیحدہ محکمہ کھولنے کی سفارش کی جائے۔

شیخ عبداللہ کو تشکیل وزارت کی دعوت

جموں ۲۸ر اکتوبر۔ مہر چند مہاجن وزیر اعظم ریاست نے نیشنل کانفرنس کے لیڈر شیخ عبداللہ کو ریاست کی موجودہ حکومت کے نمونہ پر کشمیر کے مقامی حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے عبوری حکومت بنانے کی دعوت دی ہے۔

اس نئی حکومت کی تشکیل میں پس افتادہ علاقوں جاگیرداروں اور باجگذار سرداروں پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کا خاص لحاظ رکھا جائے گا۔

لاہور کی کانفرنس ملتوی

ریاست کشمیر کے موجودہ صورت حالات پر غور و خوض کرنے کے لئے قائد اعظم محمد علی جناح گورنر پاکستان نے پنڈت جواہر لال نہرو اور لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو لاہور آنے کی دعوت دی تھی جس کو منظور کر لیا گیا تھا۔ مگر بعد کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ موخر الذکر ہر دو اصحاب لاہور نہیں پہنچ رہے کیونکہ پنڈت نہرو صاحب کی طبیعت علیل ہو گئی ہے

دارالعوام میں مسٹر چرچل کی تقریر

لنڈن ۲۸ر اکتوبر۔ دارالعوام میں مسٹر چرچل نے بادشاہ کی تقریر پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہمارے چلے آنے کے بعد ہندوستان میں جو بد ترین خانہ جنگی شروع ہو گئی ہے۔ آخر وہی ہوا جو میں عرصہ بیس سال سے کہتا چلا آ رہا تھا۔ ہندوستان میں پچاس لاکھ کے قریب انسان ایک دوسرے کے ہاتھوں کٹ کر مر چکے ہیں۔ سات آٹھ کروڑ لوگ خانماں برباد ہو چکے ہیں جب تک ہم ہندوستان میں رہے۔ ملک کو ٹکڑوں سے بچائے رکھا۔ مگر ہمارے چلے جانے کے بعد قوموں کے مذہبی عناد کی وجہ سے ملک پھر ہلاکت کا شکار ہو رہا ہے۔

ہندوستان ڈیڑھ سال کے اندر پھر متحد ہو جائیگا

لنڈن ۲۸ر اکتوبر۔ ہندوستانی افواج کے کمانڈر انچیف جنرل کاری آپا نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ عدم استحکام کا دور ... ہندوستان کی فوجیں جو بہادری کا ریکارڈ قائم کر چکی ہیں۔ تقسیم شدہ ہندوستان کو ڈیڑھ سال کے اندر اندر دوبارہ متحد بنا دیں گی۔

گم شدہ بچوں کی تلاش!

اوڑھ ضلع جالندھر میں مسلمان پناہ گزینوں پر سکھوں نے حملہ کر کے شدید جانی اور مالی نقصان پہنچایا ہے۔ اس حملہ میں میری لڑکی محمد بی بی کی ۵ سالہ بچی کو ماں کے سامنے ہی سکھوں نے قتل کر کے پھینک دیا۔ باقی مندرجہ ذیل بچوں کا پتہ نہیں ملتا۔ اگر کسی بھائی کو ان کے متعلق علم ہو یا کسی کے پاس ہوں تو مہربانی کر کے بجودھامل بلڈنگس لاہور میں پہنچا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(۱) خاتون بی بی عمر ۲۲ سال (۲) بدرخ علی عمر ۵ سال
(۳) بشریٰ بیگم (دختر عطاء اللہ) عمر ۸ سال (۴) زبیدہ بی بی عرف سعیدہ بیگم دختر عطاء اللہ ۶؍
(۵) غلام کبریا (پسر عطاء اللہ) عمر ۲ سال (۶) ستارہ بیگم (دختر محمد حسین) عمر ۱۸ سال

خاکسار:۔ حکیم محمد ابراہیم پرانی انارکلی دھوبی منڈی محمد عمر سٹریٹ

ولادت

مورخہ ۲۸ر اکتوبر ۱۹۴۷ء صبح پانچ بجے مکرم مولوی عبد الرحمان صاحب انور وکیل الدیوان تحریک جدید کے گھر لڑکی پیدا ہوئی۔ الحمد للہ احباب دعا فرمادیں۔ کہ خدا تعالےٰ عزیزہ کو لمبی عمر عطا فرما کر خادم دین بناوے۔ آمین

خاکسار محمد اعظم بوتالوی جودھامل بلڈنگ لاہور

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی۔
(مینیجر)

مغربی پنجاب کے سرحدّی دیہات میں میو اور اعوان اقوام کو بسایا جائیگا

ریلوے کے بڑے افسروں کیخلاف تحقیقات

لاہور ۲۸ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان بورڈ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے بعض بڑے افسروں کے خلاف تحقیقات عمل میں لانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ان افسروں پر پاکستان کا سامان مشرقی پنجاب کو بھیج دینے کا الزام ہے۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ ان افسروں کے ایماء پر گزشتہ دو ہفتوں کے اندر اندر اشیائے خوردنی اور مغربی سامان سے بھری ہوئی ۴۸ ویگنیں مشرقی پنجاب کو بھیجی گئی ہیں۔ فوجی سامان ہربنس پورہ کے ملٹری ڈپو سے حاصل کیا گیا تھا۔ معاملہ تحقیقات کے لئے ریلوے بورڈ کراچی کے حوالے کیا گیا۔

پاکستان کے لئے کوئلہ آگیا!

کراچی ۲۸ اکتوبر۔ کلکتہ سے پندرہ ہزار ٹن کوئلہ آج جہاز کے ذریعہ پاکستان پہنچ گیا ہے۔ مزید کوئلہ کل کراچی پہنچ جائیگا۔

کشمیر سے انگریزوں کا تخلیہ

نئی دہلی ۲۸ اکتوبر۔ رائل ایئر فورس کے دو ڈکوٹہ ہوائی جہاز آج سو لین انگریزوں کو کشمیر سے نکال کر راولپنڈی لے جاتے رہے کل بھی پندرہ طیارے اسی کام کے لئے مصروف پرواز رہیں گے۔ اور جو انگریز کشمیر سے نکلنا چاہیں گے۔ انہیں راولپنڈی پہنچائیں گے برطانوی ہائی کمشنر نے ایک اعلان کے مطابق تخلیے کی یہ سکیم صرف ان انگریزوں کا ہے جو خود نکلنا چاہتے ہیں۔

چوہدری محمد حسین چٹھہ مستعفی ہو گئے

لاہور ۲۸ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ چوہدری محمد حسین چٹھہ اپنے عہدہ سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ آپ حکومت مغربی پنجاب کے پارلیمنٹری سیکرٹری تھے۔

سر اکبر حیدری کی پیشکش!

شیلانگ ۲۸ اکتوبر۔ آسام کے گورنر سر اکبر حیدری نے آج کشمیر کی عارضی حکومت کے رئیس کو ایک تار ارسال کیا ہے۔ جس میں آسام کی طرف سے کشمیر کو اس مشکل میں امداد دینے پر آمادگی کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ ہم آسام کے باشندے اور وزارت سب اس مصائب دور میں آپ کی مدد کرنے کے لئے تیار رہیں۔ اور ہماری دعا ہے۔ کہ آپ مشکلات پر غالب آ جائیں۔ بوقت ضرورت ہمیں امداد کے لئے "خود" لکھا جائے۔

ہریجنوں کا امتیازی نشان

کراچی ۲۸ اکتوبر۔ حکومت پاکستان کے وزیر قانون مسٹر منڈل نے ایک بیان میں گاندھی جی اُن تصریحات کی تردید کی ہے جس میں آپ نے کہا ہے کہ پاکستان وزارت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہریجن ایک خاص قسم کا بیج لگایا کریں۔ آپ نے کہا چاند اور تارا پاکستان کے قومی جھنڈے کا امتیازی نشان ہے۔ اس سے مذہب پر اثر پڑنا کیا معنی جنوبی ہند میں بھی جہاں کانگرس کی حکومت ہے ہریجن ضبط و نظم قائم رکھنے کے لئے ایک خاص امتیازی نشان لگاتے ہیں۔ اور ان کے مذہب پر کوئی اثر نہیں پڑا آپ نے گاندھی جی سے یہ خبر پہنچانے والی خبر رساں ایجنسی کا نام [illegible] دریافت فرمایا ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ اس قسم کی تمام افواہیں اور تصریحات قطعاً بے بنیاد ہیں۔

سرحدوں کی حفاظت کا انتظام

لاہور ۲۹ اکتوبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مغربی پنجاب کی حکومت نے سیالکوٹ اور قصور سب ڈویژن کے تمام سرحدی دیہات کی حفاظت کا انتظام کر لیا ہے۔ ایک اطلاع ہے۔ کہ ان علاقوں میں میو اور اعوان قوم کو بسایا جائے گا۔ اس معاملے میں مال کے افسر اور اہلکار اراضی کی تقسیم کا انتظام کر رہے ہیں۔ دیہات میں متعدد افراد کو اسلحہ بھی دیا جائے گا۔ ملٹری پولیس اور گارڈ پولیس کی چوکیاں بھی قائم کی جا رہی ہیں۔

سرکار آصفیہ کی پالیسی غیر متبدل ہے حکومت ہر حال میں عوام کے وقار کو ملحوظ رکھیگی

پندرہ ہزار مسلمانوں کا ایک جلوس۔ ڈائریکٹ ایکشن کی تائید

حکومت کی غیر متبدل پالیسی

حیدرآباد دکن ۲۸ اکتوبر۔ دولت آصفیہ کا ایک اخباری اعلان مظہر ہے۔ کہ ریاست حیدرآباد کے ہندوستان یونین میں شمولیت یا اس سے الحاق کی شرائط دستاویز کے متعلق قسم قسم کی افواہیں اڑ رہی ہیں۔ سرکار آصفیہ اس سلسلے میں اپنی اسی پالیسی کا اعلان پھر کر دینا چاہتی ہے۔ جسے اعلیٰ حضرت نظام کے متعدد فرامین میں واضح کیا گیا ہے۔ حیدرآباد کی حکومت کی پالیسی غیر متبدل ہے۔ اور وہ اس میں کسی قسم کے تغیر کا ارادہ نہیں رکھتی۔

یونین کی طرف سے متبادل تجاویز

ہندوستانی یونین سے جو چند ماہ سے گفتگو ہو رہی ہے۔ اس کا مقصد سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ حکومت ہندوستان اور ریاست حیدرآباد کے آئندہ سیاسی تعلقات کی وضاحت ہو جائے۔ اور ایسے تعلقات کی نوعیت کے متعلق قطعی فیصلہ کر لیا جائے۔ حیدرآبادی وفد اس سلسلے میں حکومت کی طرف سے چند تجاویز لے کر گیا تھا ہندوستانی یونین نے انہیں منظور نہ کیا۔ اور اپنی طرف سے چند متبادل تجاویز پیش کر دیں۔ حیدرآباد کی مجلس وزراء نے متعدد اجتماعوں میں ان پر غور کیا۔ اس سلسلے میں ہر وزیر کی انفرادی رائے اور ڈمیم تک کو اعلیٰحضرت دکن کی بارگاہ تک پہنچا دیا گیا ہے۔ اور حضور اس پر غور فرما رہے ہیں۔ اعلیٰ حضرت نظام کی حکومت نے ہمیشہ عوام کے وقار کو ملحوظ رکھا ہے اور وہ اب بھی اپنے اس عزم صمیم پر قائم ہے ہر قدم اعلیٰ حضرت ہمایوں کے فیصلے سے اٹھایا جائے گا۔

پندرہ ہزار مسلمانوں کا جلوس

اورنگ آباد ۲۸ اکتوبر۔ مجلس اتحاد المسلمین کے زیر اہتمام تقریباً پندرہ ہزار مسلمانوں کا ایک جلوس نکلا۔ جو آزاد حیدرآباد زندہ باد اور "پاکستان زندہ باد" کے نعرے لگاتا ہوا بازاروں میں گشت کرتا رہا اسکے بعد جلوس کے لیڈروں نے کلکٹر سے ملاقات کی۔ اور مطالبہ کیا۔ کہ انہیں حیدرآباد کے آزاد خود مختیار رہنے اور ہندوستانی یونین میں شامل نہ ہونے کا یقین دلایا جائے کلکٹر صاحب نے ان کے مطالبات کو حکومت تک پہنچانے کا یقین دلایا۔

ڈائرکٹ ایکشن

آج مسلمانوں نے دوکانیں بند رکھیں جلوس کے منتشر ہونے سے پہلے سب نے ہاتھ اٹھا کر اس بات کی تائید کی۔ کہ اگر حکومت نے ریاست حیدرآباد کو ہندوستانی یونین میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا۔ تو اس کے خلاف ڈائرکٹ ایکشن کی مہم جاری کر دی جائے گی۔

بارہ مولا کے نواح میں گھمسان کی جنگ آزاد فوجوں کی کامیاب پیشقدمی

کشمیر کے مسلح دیہاتی جوق در جوق آزاد فوج میں شامل ہو رہے ہیں

آزاد فوجوں کی یلغار

پونچھ ۲۸ اکتوبر۔ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ آزاد کشمیر کی عارضی حکومت نے سارے محاذ پر فوجی کمک بھیجدی ہے۔ عارضی حکومت کے ایک رسمی اعلان میں کہا گیا ہے۔ ہندوستانی فوجوں کے پہنچنے کے باوجود ہماری فوجیں کامیابی سے بڑھ رہی ہیں۔ دشمن ہر ممکن کوشش کے باوجود مجاہدین کی یلغار کو روک نہیں سکا۔ دشمن پسپائی سے فوجوں کو کیثر تعداد میں بوریں گنیں اور گولہ بارود ملا ہے

بین الاقوامی لوعیت کی پیچیدگیاں

کشمیر کی سرزمین میں ہندوستانی افواج کا داخلہ اٹلانٹک چارٹر کی صریح خلاف ورزی ہے۔ اور اس کے خلاف بین الاقوامی معیار کی کوئی کاروائی ہونی چاہیئے ہم ہندوستان کے اس آئین کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے مہذب ممالک سے مستدعی ہیں۔ کہ ہماری مدد کی جائے۔ آزاد حکومت کسی ظالم یا غدار کا حکم ماننے پر آمادہ نہیں ہو سکتی۔ وہ راجہ ہو یا اس کا کوئی چیلا ہم نے یہ جنگ غیر ملکی حکمران کو نکالنے کے لئے شروع کی ہے۔ اور اسے اختتام تک پہنچا کر چھوڑیں گے

ڈوگرہ فوج کے دفاعی مورچے

لاہور ۲۸ اکتوبر۔ کشمیر مسلم کانفرنس کے شعبہ نشر و اشاعت کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ اہالیان کشمیر آزاد فوجوں کا ہر مقام پر پُرجوش نعروں سے استقبال کر رہے ہیں ضلع ہزارہ کی سرحد کے قریب رام کوٹ کے مقام پر ڈوگروں کے دفاعی مورچے توڑ کر آزاد فوجیں کشن گنگا ندی کے کنارے پر جا پہنچی ہیں مظفر آباد میں آزاد کشمیر زندہ باد کے نعروں سے استقبال کر کے مجاہدین پر پھولوں کی افشانی کی گئی۔ یہ پروپیگنڈا غلط ہے۔ کہ ہماری فوجوں نے مظفر آباد کو نذر آتش کر دیا ہے۔ یہ آگ پہلی ڈوگرہ رائفلز نے لگائی تھی

ڈوگروں کی پسپائی

ڈوگرے پیچھے ہٹتے وقت لوگوں کو اندھا دھند گولیوں کا نشانہ بناتے اور لوٹ مار مچاتے ہیں عوام کی امداد سے آزاد فوجیں دوسری شام کو رد ڈی پہنچ گئیں۔ جو پونچھ اور سرینگر کی سڑکوں کا مقام اتصال ہے۔ یہاں ڈوگروں نے کسی قدر مزاحمت کی۔ اور پسپا ہوتے وقت مہورا کے بجلی گھر کے ایک حصے اور تین اہم پلوں کو آگ لگا دی۔ بارہ مولا کے باشندوں کی ایک پارٹی آزاد فوجوں میں شامل ہو گئی ہے اور اس نے ڈوگرہ فوج کے متعلق نہایت اہم انکشافات کئے ہیں چنانچہ آزاد فوج کے ہراول دستے نے گورکھا فوج کو محاصرہ میں لے لیا۔ یہ فوج ایک تنگ درے میں مورچہ بند تھی۔ اس وقت بارہ مولا کے نواح میں سخت خونریزی ہو رہی ہے ہندوستانی فوجوں کو مزید کمک پہنچنے کے باوجود بہت نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ دیہاتیوں کو [illegible] یہ پہلے سے ڈوگرہ فوج کے راستے مسدود کر رہے ہیں۔ تاکہ پسپائی کی حماقت [illegible] ہو جائیں۔ مہاراجہ جموں میں ہیں۔ اور شیخ عبداللہ کو رکھنے کے زبردست پہرے بیٹھے ہیں۔ تاکہ لوگ انہیں گرفتار نہ کر لیں۔